



سوال

(689) مسئلہ تصویر کشی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آگفا (Agfa) کمپنی کے ڈیٹا لٹریچر میں سیلر ریپ کا کام کرتا تھا۔ میرا فیملی ایریا بھائی پھیر و ہتوکی ہے جو کہ ضلع قصور کی تحصیل میں ہیں۔ میرا کام ہے فوٹو گرافروں کے پاس جانا اور جوان کے پاس گاہک شادی وغنی اور دفتری کاموں میں ریکارڈ میں رکھنے کے لیے تصویریں بنواتے ہیں اور اسی طرح جو لوگ سیر و تفریح پر جاتے ہیں اور تصویریں بنواتے ہیں، یا خود کھینچتے ہیں یا شناختی کارڈ پاسپورٹ اور گھروں میں رکھنے کے لیے بڑی بڑی تصویریں بنواتے ہیں، قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں کہ:

۱۔ میری کمائی شرعی طور پر حلال ہے یا حرام؟

۲۔ مجھے یہ کام کرتے رہنا چاہیے یا چھوڑ دینا چاہیے؟

۳۔ اگر چھوڑ دیا ہوا ہے تو دوبارہ کر لینا چاہیے یا نہیں؟

میں نے یہ کام اس لیے چھوڑ دیا تھا کہ "کتاب التوجید" کے باب نمبر ۶۱ اور صفحہ نمبر ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، میں مسلمانوں کے لیے تصویر جہاں بھی نظر آئے۔ مٹا دینے کا حکم ہے نہ کہ بنوا کر دینے کا۔ (راحتل آکرام پاشا، گلی نمبر ۳، مکان نمبر سی ۵۳، عزیز پارک لہصرہ لاہور، پوسٹ کوڈ: ۵۳۶۰۰) (۸۔ اپریل ۱۹۹۳ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ کاروبار سے اجتناب ضروری ہے۔ احادیث میں تصویر کشی کے مشعلہ کو بدترین جرم قرار دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس فعل سے حاصل شدہ کمائی بھی حرام ہوگی۔۔

فعل ہذا کے اگر آپ مرتکب ہیں تو فوراً ترک کر دینا چاہیے اور اگر اس کو بالفعل چھوڑ رکھا ہے تو یہ قابل تعریف فعل ہے۔ اس میں عقبی کی بہتری ہے۔ (ان شاء اللہ)

کتاب التوجید اور اس کی شروحات اس قسم کے مسائل کے لیے عظیم مرجع تصویر ہوتی ہے۔ اصلاح احوال کی خاطر اس قسم کی کتابوں کو زیر مطالعہ رکھنا چاہیے۔ قرآن میں اللہ کا وعدہ ہے جو راہ حق کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ اللہ رب العزت اس کی رہنمائی فرماتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب



فتاوى حاقظ ثناء التمدني

جلد: 3، كتاب اللباس : صفحه: 493

محدث فتوى